



## سوال

(326) شادی کی تقریب کا شرعی طریقہ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت میں شادی کی تقریب کیسے منانے کا حکم ہے؟

(1) کیا لڑکی کو جہیز دینا جائز ہے؟

(2) کیا لڑکی والے بارات کے لیے کھانا وغیرہ پکا سکتے ہیں؟

(3) کیا بارات میں تین سے زیادہ آدمی شرعاً جا سکتے ہیں؟

(4) کیا اینڈ باجے وغیرہ اور دولہا کے ہار وغیرہ پہن لینے سے نکاح اور پکا ہوا کھانا حرام ہوتا جاتا ہے اور شادی میں شریک لوگوں کے ایمان پر اس کا اثر پڑتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1) جہیز کے بارے میں مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔ اگر استطاعت ہے تو حسب توفیق لڑکی کو کچھ ضروری سامان دے دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے خاوند کے گھر ان کو برت سکے جس کو اصطلاح میں جہیز کہتے ہیں۔ یہ سنت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

«جہز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ فی خمیل وقرینہ وسادۃ ادم حشوہا اذخر» (1) (البدایہ والنہایہ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز میں یہ چیزیں عنایت فرمائی تھیں ایک چادر حاشیہ دار اور ایک مشک اور ہمڑے کا تکیہ جس کا بھراؤ اڈگھاس کا تھا اور ایک اور پلنگ اور ایک پانی کا گھڑا اور ایک چکی اور چاندی کے بازو بند کا دینا بھی بعض روایتوں میں آیا ہے اور یا نمود کے لیے جہیز دینا جائز نہیں اسلامی خطبات حا شیہ (1)۔۔ (2/385)

اور مولانا سیالکوٹی مرحوم فرماتے ہیں۔ کتنی سادہ سہل اور آسان شادی کر کے دکھائی جناب سید الکونین والشعلین نے اپنی صاحبزادی کی کہ امت کے لیے نمونہ ہو جس میں نہ منگنی کی مسرفانہ رسمیں ہیں نہ شادی کی قباحتیں ہیں نہ مہر کا پہاڑ ہے لیکن آج کا مسلمان ہے کہ جب تک وہ منگنی کی رسوم کا اسیر اور شادی کے رواجوں کا پابند ہو کر دہلوالیہ نہ ہو جائے



اس وقت تک اس کے منہ پر ناک دکھائی نہیں دیتی اور اس جان لیوا مرض میں سب ہی مبتلا ہیں بس نہیں چلتا رواج کا قاتل خنجر بھٹ سر پر کھڑا ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا حالانکہ دین اور دین کے اوامرو احکام سب آسان اور سہل ہیں۔ (اصلاح معاشرہ: 253)

(2) لڑکی والوں کا بارات کے لیے کھانا تیار کرنا محض ضیافت عامہ کی قبیل سے ہے اس کا نفس نکاح سے کوئی تعلق نہیں شیخی محدث روپڑی ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں۔ نجاشی نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے جشہ سے رخصت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ (2)

اس سے معلوم ہوا بارات ضروری نہیں لیکن کسی روایت میں منع بھی نہیں آئی اس لیے اگر لڑکے کے ساتھ ضروری آدمی لڑکی کو لینے کے لیے چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں مگر اب جو رواج ہو گیا کہ بہت سے۔

آدمی ناموری کے لیے جاتے ہیں اور فضول خرچی کرتے ہیں یہ جائز نہیں اور چونکہ دلہن کے لینے کے لیے جو ضروری آدمی جاتے ہیں وہ مہمان ہوتے ہیں ان کا کھانا بحیثیت مہمان ہونے سے اس کے ذمہ ہے جس کے مہمان ہیں یعنی لڑکی والوں کے مہمان ہیں انہی کے ذمہ ان کا کھانا ہے اس کھانے کو شادی یا نکاح کا کھانا نہیں کہنا چاہیے بلکہ عام مہمان نوازی ہوتی ہے یہ بھی ایک مہمان نوازی ہے ہاں دلہن کو گھر میں لا کر جو کھانا کھلایا جاتا ہے یہ بے شک شادی یا نکاح کا کھانا ہے جسے ولیمہ کہتے ہیں یہ بے شک اس موقع پر سنت ہے حسب طاقت کھانا چاہیے۔ (فتاویٰ اہل حدیث 3/16)

بعض اہل علم نے آج کل کے عمومی تصور بارات کو آیت کریمہ۔

**وَلَا تَنكُحُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ** کے تحت شامل کرنے کی سعی کی ہے ملاحظہ ہو کتاب۔ (نزل الابرار فی فقہ النبی المختار کتاب النکاح)

واضح ہو کہ موجودہ حالات میں عموماً لوگ باراتوں پر جو فضول خرچی اور اسراف کرتے ہیں وہ یقیناً اس زمرہ میں شامل ہیں تاہم سادگی سے اگر بعض حضرات لڑکی کو لینے کے لیے چلے جائیں تو بظاہر اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

(3) بارات میں شرکت کرنے والوں کا شرع میں کوئی عدد متعین نہیں۔ حسب ضرورت افراد دلہن کو لینے کے لیے جاسکتے ہیں۔

(4) شادی بیاہ کے موقعہ پر ہینڈ باجے وغیرہ بجانا بندوانہ رسوم ہیں جس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ان افعال کے ارتکاب سے نہ کھانا حرام ہوتا ہے اور نہ کوئی کافر بنتا ہے اور جہاں تک بار کا تعلق ہے سوا اس کا پہننا بھی کراہت سے خالی نہیں۔

1- (408) احمد (۱/۸۴) رقم (۶۴۳.۷۱۵.۸۳۸.۸۵۳) لاحدثا کرو قال: اسنادہ صحیح وبکہذا قال الاونووط فی تحقیقہ علی مسند الامام احمد الحاکم ۲/۱۸۵ (۲۷۵۵) صحیح ووافقہ الذہبی دلائل النبوة للبیہقی (۳/۱۶) وقال محققہ: ”صحیح“

2- (409) صحیح البانی صحیح ابی داؤد کتاب النکاح باب الصداق (2107) النسائی باب القسط فی الاصدقة (۳۱۴۲) المشکاۃ (۸-۳۲) واسم ام حبیبہ رملت بنت ابی سفیان (عون)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

**فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ**



مجلس البحث والدراسات  
الاسلامية  
محدث فتویٰ

ج 1 ص 609

محدث فتویٰ